جاری-------

جناب ذو القرنین حیدر، عورتوں کے خلاف ۔ پھر اس کو violence کو define انہوں نے slap اور abuse کیا اور modesty کے خلاف بات کرنا اس پہ punishment انہوں نے capital punishment رکھ دی انتہائی یہ فضول بات تھی ۔ پھر ابھی بھی انہوں نے aggressive Policy کی بات کی ۔ کیا ان کو پتہ ہے کہ اس وقت Indus Water Treaty کا کیا status ہے International Law میں ۔ کیا ان کو پتہ ہے کہ بگھار ڈیم پر پاکستان کا International Law میں اس وقت کیا status ہے ۔ کیا ان کو پتہ ہے کہ پاکستان aggressively, diplomatically اس issue کو کیوں آگے نہیں لے کر جا رہا۔ کیا ان کو اس سارے معاملے کی تاریخ کا پتہ ہے ۔ یہ صرف Resolution لا کر ایوان کا وقت ضائع کرنے کے لیے بغیر کسی information کے بغیر کسی تیاری کے آ جاتے ہیں ۔ 1960 میں سندھ طاس معاہدہ پاکستان اور انڈیا کے درمیان ہوا تھا کیونکہ اس وقت پانی کے problems تھے ۔

Mr. Speaker: Order in the House.

جناب ذو القرنین حیدر، تین دریا ہندوستان کو ملے تین دریا پاکستان کو ملے ۔ لیکن یہ آپ جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ڈیم بنانا شروع کر دیے ۔ سندھ طاس معاہدے کی ایک مدت تھی ایک خاص وقت کے لیے اس پر بات کی جا سکتی تھی ۔ چند سال پہلے اس کی مدت ختم ہو گئی ہے ۔ اور اب اس کا International Law میں کوئی status نہیں ہے۔ اور ہم جو ورلڈ بینک کی بات کرتے ہیں کہ

سندھ طاس معاہدے کے تحت اگر ہمارے کوئی مسائل پیدا ہوتے تو ہم ورلڈ بینک
کے پاس جا سکتے تھے ۔ لیکن یہ جو بگلہار ڈیم کی بات کر رہے ہیں ۔ کوئی بھی ڈیم
جب start ہو جب اس کی تعمیر 1991 میں start ہوئی اس وقت ہماری حکومت
خاموش رہی ۔ اس وقت Indus Water Treaty کے تحت ہم ورلڈ بینک میں جا
سکتے تھے لیکن ہم خاموش رہے اور تماشائی بنے بیٹھے رہے ۔ جب بگلہار ڈیم مکمل ہو
گیا پھر ہم ورلڈ بینک کے پاس جاتے ہیں اور اس Indus Water Treaty کے
تحت جب کوئی ڈیم مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم اس کو رکوا نہیں سکتے اس
کو ختم نہیں کروا سکتے ہیں ۔ تو یہ ہماری نا اہلی ہے کہ ہم خاموش ہو کر بیٹھے رہے
ان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے تھا ۔ Diplomatically ہم اس کو اتنی
aggressively pursue کیوں نہیں کر پا رہے ہیں کیونکہ اس پر جو ہمارا
stance ہیں International Community میں وہ انتہائی کمزور ہے ۔ تب ہی سید
جماعت علی شاہ ' Indus Water Commissioner جو ہے وہ پچھلے دو تین سال
سے صرف rabblerousing کر رہے ہیں وہ کام کیوں نہیں سکتے ۔ کیونکہ ہم اس
وقت کچھ کر ہی نہیں سکتے ۔ کیونکہ ہم سوئے رہے خواب غفلت میں اور اب جب ہم
جاگے ہیں تو پانی سر کے اوپر سے گزر چکا ہے ۔ اور یہ جو انہوں نے aggressive
Policy کرنی کی بات ہے یہ تو مجید نظامی والا solution پیش کر رہے ہیں کہ جا
کر ایٹم بم سے اڑا دیں تو ان کے پاس بھی ایٹم بم ہے ۔ ہم سارے کے سارے
بات کرنا چاہتے ہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے کہ ہم جا کر ان کو ایٹم بم سے اڑا
دیں یا بموں سے اڑا دیں ۔ ان کے پاس بھی بم موجود ہیں ہم جنگ afford کسی
طرح بھی نہیں کر سکتے ۔ اس کا solution;diplomatically ہمیں solve کرنا
چاہیے ۔ اگر Indus Water Treaty ختم ہو چکی ہے تو ہمیں ایک نئی Water

Treaty پر بحث کرنی چاہیے اکھٹے بیٹھ کر ان کو ہماری مجبوریاں سمجھانی چاہیں - ان کو معلوم ہونا چاہیے -

جناب سپیکر ، آرڈر ان دی ہاؤس- جی لیڈر آف دی اپوزیشن -

جناب لہراسپ حیات ، پہلی تو بات یہ ہے کہ میں سب سے گزارش کروں گا کہ Resolution کا پہلا meaning پڑھ کر آئیں اور اس کے rules and procedures پڑھ کر آئیں سب سے پہلے سپیکر صاحب سے گزارش کروں گا کہ پرائم منسٹر ، سپیکر اور کچھ ممبرز جو parliamentary ethics اور parliamentary rules کو سمجھتے ہیں - سب سے پہلے ہماری آپس میں meeting ہو پہلے rules clear کیے جائیں اور خاص طور پر جو rule نہیں ہیں اس میں وہ بتائے جائیں اور پھر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی point بنتا ہے اس debate کا کیونکہ ہم walkout کرتے ہیں اس سے -

(اس موقع پر اپوزیشن کے تمام ممبران نے واک آوٹ کیا)

جناب رانا عمار فاروق (وزیر اعظم)، آنریبل ہاؤس, I suggest کہ debate may continue. یہ ہم جمہوری نمائندے ان عوام کے ہم اس پر walkout نہیں کریں گے - اگر حزب اختلاف کو آج جب finally ہم یہ force, pressure ڈال رہے ہیں کہ وہ بیان بازی چھوڑ کر قانون سازی شروع کر دیں تو وہ walkout کر گئے ہیں -

جناب ذوالقرنین حیدر، پہلے جو انہوں نے اس مقدس ایوان کے دو گھنٹے ضائع کیے تھے وہ ناکافی تھے شاید اس لیے وہ باہر چلے گئے ہیں ہماری بات سنیں -

ہم کہتے ہیں اس پر voting ہو گی ۔ ہم نہ پہلے violence against women کے حق میں تھے ۔ تو میں وقت کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ مقدس ایوان کا وقت اہم ہے اور ہمیں یہاں جو بلایا گیا وہ اس لیے بلایا گیا کہ ہم مثبت اقدامات اٹھائیں نہ یہ کہ rabblerousing کرکے فضول کی ہوائی باتیں چھوڑ کر اور پھر walkout کر کے چلے جائیں جب ہمارے پاس بات کرنے کو کوئی نہ ہو ۔ یہ جو aggressive policy pursue کرنے کی بات کی ہے پھر انہوں نے aggressive کو bombing پر define کیا ہے ۔ ہمارے ملک کی no first aggression policy ہے پاکستان کی International Law کے تحت ہم یہ مقدمہ نہیں جیتے تب ہی ہمیں یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ ہم ان کے جا کر ڈیموں پر بم گرائیں یا ان کے ملک پر جا کر بم گرائیں اور اس کے پھر repercussions کیا ہوں گے تو یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے اور ہمارے اس ایوان کو معلوم ہونا چاہیے ۔ میں propose کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو diplomatically solve کرنا چاہیے ۔ ہمارے لوگ بیٹھے آپس میں ایک دوسرے کی مجبوریاں سمجھیں اور ساتھ میں ایک نئی Treaty ratify کی جائے جس میں نئے rules and procedures ہوں کیونکہ پرانا وقت گزر گیا ہے پرانا دور گزر گیا ہے ۔ اب وہ Treaty ختم ہو چکی ہے ۔ اور دوسرا جہاں تک water management کی بات ہے میں ان سے agree کرتا ہوں لیکن یہ ان کی Resolution جو ہے ان کی drafting میں error تھے۔ تو ان کو چاہیے کہ جو motion لائیں جو Resolution لائیں پہلے اس تیاری کر کے لائیں اس کی proper drafting کر کے لائیں۔ اور اگر ان کی تیاری نہ ہو تو صرف اس مقصد کے لیے وہ اپوزشن کی طرف سے ایک دو چیزیں پیش ہو جانی چاہیں اپنی نااہلی کو چھپانے کے لیے وہ چیزیں نہ لائیں بلکہ اس کی proper تیاری کر

کے آئیں اور اس ایوان کا وقت ضائع نہ کریں ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(اس موقع پر اپوزیشن واک آوٹ ختم کر کے واپس ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر ، جناب کامل قدوس ۔

جناب کامل قدوس ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ہم لوگوں نے walkout بھی کیا یہاں سے۔ کیونکہ ہم لوگ اس بات پر بات کر رہے ہیں کہ ہماری aggressive policy ہونی چاہیئے۔ ہم لوگ اس بات پر بات کر رہے ہیں کہ جب ایک ضرورت سے چیز ہٹ جاتی ہے تو پھر کوئی بھی مسئلہ کا حل نہیں رہتا ۔ اگر آج یہاں پر میرے فاضل دوستوں کو پانی نہ ملے تو یہ خود کہیں گے کہ بم لے آؤ اور میرے گلے میں ڈال دو اور کچھ نہیں کہیں گے یہ ۔ ساتھ ہی میں اس بات پر importance دکھانا چاہوں گا انہیں کہ International Relation theorist Keplin نے کہا We are moving towards criminal anarchy due to resource issue اور ساتھ ہی میں اس بات پر بھی انہیں جتانا چاہوں گا کہ ہمارے کتنے مسائل ہیں ہمارا پانی کتنا کم ہو رہا اس وجہ سے ۔ پاکستان نے بھی rising water stress limit of thousand cubic meters per person, per years یہ صرف اگر یہ بات جان لیں کہ thousand cubic meters per person, per year. کتنا ہوتا ہے تو انہیں سب کچھ پتا چل جائے گا ۔ ساتھ ہی چونکہ کافی مفصل گفتگو ہو گئی اس پر ۔ میں اپنی بات پر بہت زور دینا چاہوں گا اور یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ بھی اس بات کو پہچانیں کہ if and only if Pakistan

compromise then India can do some on the same rivers on the other rivers too. If India itself raised hue and cry on Chinese building dam. The Zhangmo Hydro Electo Power, why not Pakistan. Why not Pakistan can take an aggressive stance on water. An aggressive one, an real aggressive one. Thank you.

Mr. Speaker: Now, we will go on for 30 minutes Tea Break.

(اس موقع پر پندرہ منٹ کے لیے ٹی بریک ہوئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی ۔)

جناب سپیکر، دوبارہ Resolution کی طرف آتے ہیں جناب عمران خان تورنگزئی صاحب ۔

جناب عمران خان تورنگزئی ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر! جیسے کہ water issues پر انڈیا کے ساتھ بات ہو رہی ہے ۔ میرے اور دوستوں نے بھی اس پر بات کی اور Green Party سے بھی لوگوں نے suggestions دے دیں ۔ تھوڑی سی clarification میرے دوستوں نے بھی کی لیکن میں بھی کرنا چاہتا ہوں جو aggressive policey جو ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بس ہم ابھی جائیں اور ان پر حملہ کر دیں ٹھیک ہے ۔ اگر ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے dead end تو پھر ہم وہ راہ اختیار کریں گے ۔ پہلے ہم diplomatic issues

پر کام کرنا ہو گا کہ ہم diplomatic issues پر کیا کریں ۔ diplomatic
issues پر already یہ مسئلہ چل رہا ہے ۔ آج بھی اگر آپ News اٹھا کر دیکھیں
تو اس میں پاکستان تیاری کر رہا ورلڈ بینک کو involve کرنے کے لیے ۔ لیکن
اس سے پہلے جو یہ تھا International Court of Justice میں اس پر ایک چیز
چلی تھی پاکستان اس کو صحیح طرح سے نہیں defend کر سکا ۔ کیوں صحیح طرح سے
نہیں defend کر سکا کیونکہ ہمارے لوگ جو ہیں جو جماعت علی شاہ کی بات ہوئی جو
کمشنر ہے ۔ ایک مہینے کے لیے کمیشن کا ممبر یا چیئرمین بنا دیا جاتا ہے چار مہینے
کوئی اور ہوتا ہے ۔ That haphazards things. تو اس پر بات ہونی چاہیے ۔ اور
دوسری چیز جو management کہتے ہیں تو management کے بارے میں حمل
صاحب نے بہت اچھے points دیے ہیں لیکن ہماری Ruling Party نے ان
points کو حمل صاحب اور عبداللہ صاحب انہوں نے بہت اچھے points دیے ۔ لیکن
میرے خیال میں most of the Members جو تھے اس کو neglect کر دیا ۔
سب لوگ جو تھے حملے والی بات اور ان چیزوں پر چلے گئے کہ بس یہ تو حملہ کرے
یہ کرے ۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ بس پاکستان تیار بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا یہ ہے میں
ایک اور suggest کروں گا کہ technical policy پر آنا چاہیے کہ اگر وہ لوگ
بگلہار ڈیم بنا رہے ہیں تو ہماری counter policy کیا ہو گی ۔ اگر International
Court of Justice بھی ان کو دے رہا ہے کہ آپ یہ کریں اور پھر بھی وہ نہیں
ہو رہی ۔ ورلڈ بینک بھی اس کو reject کرے ۔ تو ہماری technical policy ایک
سال بعد یا دو سال بعد کیا ہونی چاہیے ۔ کیا ہم اس کو counter act کر سکتے ہیں جو
ہمارے پاس تین دریا ہیں ۔ اس پر کیا ہم ڈیم بنا سکتے ہیں ۔ کیا ہم اُسکو evaluate کر
سکتے ہیں تو میں یہ suggest کروں گا کہ اس کی technical issues پر زیادہ بات

ہونی چاہیے کہ technical issues اس کے کیا کیا ہیں ۔ Already. بگلہار ڈیم میں یہ suggest ہوا ہے ۔ ورلڈ بینک کی طرف سے سب کی طرف سے کہ آپ design change کرو لیکن انڈیا design change کرنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔ تو اگر وہ design change کرنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔ آپ کے پاس United Nations کا forum ہے ۔ United Nations کی Resolutions کو already وہ نہیں مان رہا کشمیر پر بھی نہیں مان رہا اور اس بھی نہیں مان رہا ۔ International Court of Justice کو بھی وہ نہیں مان رہا اب ورلڈ بینک کے پاس issue جا رہا ہے ۔ اگر وہ ورلڈ بینک کو بھی نہ مانے Asian forums کو بھی نہ مانے تو پھر at the end mostly ہم جو ہماری policy aggressively ہے اس پر جائیں گے ۔ میں اس کی ایک چیز پر کروں گا کہ ہم اس کی technical issues پر اور میں ایک اور چیز add کرنا چاہتا ہوں انشاللہ جو کمیٹی ہے Finance and Planning پر وہ اس چیز پر کام کریں گی یہ ایک Resolution ہے ۔ یہ Resolution ادھر نہیں جائے گی ۔ لیکن کمیٹی نے اس چیز کو کل آپ نے agenda میں رکھا ہوا ہے جو agenda for the year ہے Finance, Planning and Economics کی کمیٹی کے۔ کہ جو ہمارے water resources ہیں اس کو ہم کس طرح effectively manage کر سکتے اور ہم کس طرح اپنی water کمی کو دور کر سکتے ہیں ۔ Thank you.

جناب سپیکر، جناب آغا شکیل احمد صاحب ۔

جناب آغا شکیل احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر ! جو اس Resolution کا 2nd part ہے An effective water management policy should be adopted immediately. اس پر میں تھوڑی سی بات کرنا

چاہوں گا ۔ پاکستان میں دیکھیں دو طرح کے ہمارے پاس وسائل پانی کے ہیں ایک
تو drinking water ہے اور دوسرا agriculture ۔ اب ہمیں یہ identify کرنا ہو
گا کہ کہاں کہاں پر پانی کی mismanagement ہے ۔ اور کون کون سے
resources ہمارے پاس available ہیں ۔ جن کو ہم store کر سکتے ہیں اپنے پاس
۔ ایک تو mismanagement کی جہاں تک بات آتی ہے وہاں پر میں کچھ points
کو identify کرنا چاہوں گا ۔ اور میں اس ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاللہ
جو ہمارا next Session ہو گا جنوری میں ۔ اس میں ہم اپنی میں Blue Party کی
طرف سے ہماری کوشش ہو گی بھرپور کہ ایک ہم water پہ policy draft کر
سکیں ۔ پاکستان میں no doubt جو internal water resources ہیں وہ بھی
کوئی اتنے کم نہیں ہیں کہ ہم اس کو اپنے ملک کے لوگوں کو صحیح طرح provide نہ
کر سکیں ۔ mismanagement کی جہاں تک بات ہے دیکھیں ہمیں' یہ تو اب بہت
بڑا challenge ہو کر ابھر رہا ہے کہ ہمارے پاس پینے کا پانی دن بدن کم ہوتا جا رہا
ہے ۔ اب اس میں as a responsible citizen بہت ساری ہماری ذمہ داریاں
بنتی ہیں جو کہ no doubt چھوٹے چھوٹے tips ہیں لیکن وہ بہت important
ہیں ۔ یورپ میں امریکہ میں آپ کہیں بھی چلے جائیں وہاں پہ آپ ان چھوٹے
چھوٹے tips کے ذریعے میں یہ سمجھتا ہوں کہ دن میں آپ کافی پانی store کر سکتے
ہیں ہم اس کو بچا سکتے ہیں ۔ اب مجھے یہ تھوڑا سا موقع ملا Natural Drinking
Water Policy بن رہی تھی Ministry of Environment کی طرف سے
2005 ، میں ۔ اس وقت The network for consumer protection کو
Drafting Committee کا ممبر بنایا گیا تھا ۔ اس Drafting Committee میں
جو network کا جو اس کا ممبر تھا ۔ پھر network کے اندر مجھے بھی as a

Research Assistant کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ اس میں میں نے
throughoutپاکستان ہم نے کچھ rural areas اور urban areas کو identify
کیا تھا۔ اس میں ہم نے جا کر consultation, programmes کیے تھے لوگوں
کے ساتھ وہاں پر۔ تو اس دوران مجھے پتا چلا کہ ہمارے جو Nestle جو دوسرے
bottle water ہیں وہ روز ہزاروں گیلن اچھا اس وقت میرے پاس figures
نہیں ہیں۔ میں تھوڑا سا اس کو descriptive بیان کرتا جاؤں گا اگر کسی کو
statistics چاہییں نمبرز چاہیے کتنے ہزار گیلن کہاں سے نکلتا ہے تو وہ بھی میں
انشااللہ آپ کو میں یہ ہوا میں بات نہیں کر رہا لیکن میں آپ کو وہ ابھی provide
کر سکتا ہوں۔ net پر بھی available ہے میرے پاس hard copy بھی
available ہے لیکن وہ میرے گھر میں پڑی ہے۔ تو ہزاروں گیلن جو پانی ہے
وہ روز extract کیا جاتا ہے زمین سے۔ اس کے علاوہ جو cold drinks ہیں یہ ہماری
کوئی ضرورت نہیں ہے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ پانی ہمارا challenge بنتا جا رہا ہے
تو اس میں ہمیں اپنی need کو دیکھنا ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ جب ہم یہ
cold drink market سے ایک litre کی جا کر پیتے ہیں تو اس میں چار لیٹر پانی
extract کیا جاتا اور اس میں جا کر ایک litre cold drink بنتی ہے۔ اس کا
clear ایک ثبوت ہے کوکا کولا کو انڈیا میں ban کیا گیا ہے جو وہاں کی اترپردیش
State ہے۔ وہاں سے کوکا کولا کو kick out کیا گیا تھا اسی وجہ سے کہ وہاں پر جو
water reservoirs تھے State کے وہ ختم ہوتے جا رہے تھے۔جب میں کہتا ہوں
کہ civic reponsibility ہمیں کرنا ہو گا civic sense ہمیں پیدا کرنا ہو گا۔
وہ بھی ایک بہت بڑا وسیلہ ہے پانی کو بچانے کا۔ ہم جب washroom میں جاتے
ہیں shower میں پتا نہیں کتنا پانی ضائع کر دیتے ہیں۔ brush کرتے ہوئے

پانی کا نل کھول دیتے ہیں اور اس میں پتا نہیں کتنا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کو بھی ہمیں دیکھنا ہو گا۔ جو ہمارے پاس موجودہ وسائل ہیں اس میں ہم کتنا پانی misuse کرتے ہیں یہ بھی چیزیں بہت important ہیں۔ ان کو بھی ہمیں دیکھنا ہو گا۔ تو یہ ایک believe me, جب مجھے بڑا عجیب لگا۔ ایک major consultant پاکستان کا development consultant major اس نے جو recommendations develop کی تھیں اس نے ایک figure دی تھی کہ ہم روز لاکھوں گیلن اس طرح کے steps اٹھا کر بھی پانی store کر سکتے ہیں۔ اب آپ سوچیں کہ سولہ کروڑ آبادی جو ہے اس میں ہر بندہ ایک litre پانی میرے خیال میں extra ضائع کرتا ہے جب وہ washroom ہوتا ہے جب وہ ایک گلاس پانی پیتا ہے تو ایک گلاس پی کر دوسرا بھی آدھا چھوڑ دیتا ہے پھر نیچے پھینک دیتا ہے کبھی ادھر تو اس طرح سے ہم روز کتنے ہزار گیلن پانی بچا سکتے ہیں صرف civic responsibility کو adopt کرتے ہوئے۔ اس کے بعد ژوب میں جیسے ایک سٹی ہے۔ پاکستان میں مختلف geography ہے کہیں پر plain ہے کہیں پر Hilly area کہیں پر آپ کو desert ملے گا۔ وہاں پر مختلف پانی کے وسائل ہیں۔ ژوب سٹی کا میں آپ کو example دیتا ہوں جس میں ژوب ہے دادو ہے سیہون ہے اور۔

Mr. Speaker: Address to Speaker please.

جناب آغا شکیل احمد، جی جی میں آپ کو ہی بالکل مخاطب ہوں تھوڑا سا چہرہ ادھر ادھر گھوم رہا ہے میرا۔ یہ جو areas ہیں یہاں پر آپ کو چشمے ملیں گے پانی کے۔ Zhob city میں، آپ صرف ایک ژوب کو مثال لے لیں۔ ژوب سٹی میں ایک چشمہ ہے جو کہ وہاں کے local residents نے identify کیا اور ہمیں

visit بھی کروایا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ یہ نو ماہ یہ چشمہ بہتا رہتا ہے جس میں روز ہزاروں گیلن پانی آتا ہے اور وہ آگے چل کر ایک end پر تو وہ بالکل صاف ستھرا ہوتا ہے جس میں صرف اور صرف چشمہ کے پانی میں ایک problem ہوتا وہ ہے Iodine, otherwise وہ پانی بہت صاف ہوتا ہے وہ پانی ایک end پر شروع ہوتا اور دوسرے end پر کہیں نہ کہیں وہ گندے پانی کے ساتھ mix ہو جاتا ہے اور ہمیں ایک اور اپنے اس طرح کے resources کو بھی loose کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس mismanagement میں کہیں یا کوئی بھی کہیں ہمیں ایک اور step لینا ہو گا کہ جہاں جہاں پر natural water resources ہیں وہاں پر ہمیں چھوٹے چھوٹے Dams بنانے ہوں گے ۔ ڈیرہ غازی خان کو آپ visit کر لیں وہاں پر برسات کے نالے ہوتے ہیں جو کہ season میں پتا نہیں کتنے لاکھوں گیلن پانی آتا اور کہاں چلا جاتا ہے اس کو ہم store کر سکتے ہیں ۔ تو اس بات کو مختصر کرتے ہوئے میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں اگر زندگی رہی اور انشاللہ ہم اگلے سیشن میں آئے تو گورنمنٹ کو میں اپنے PM کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کو ایک اپنی طرف سے چھوٹی سی کوشش کر کے ایک initial draft ضرور پیش کروں گا Water Policy پر ۔

جناب سپکر : محترمہ سیدہ ارباب زہرہ۔

جناب سیدہ ارباب زہرہ : Just a point of clarification. یہاں پر ایک ممبر نے کہا تھا کہ ہمارا جو Commissioner ہے جو Indus Water Commissioner ہے وہ change ہوتا رہتا ہے تو میں ان کو بتا دوں کہ وہ ہمارے ہیں مسٹر جماعت علی شاہ وہ کئی سالوں سے وہی appoint ہوئے ہوئے ہیں ۔ گورنمنٹ کی ایک consistent policy ہے تو وہ change نہیں ہوتی اور

دوسری بات مجھے بس یہ کہنی ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے walkout کیا۔ ان کا پورا right ہے کرنے کا جتنا وہ چاہیں کر لیں لیکن مجھے اتنا ان سے کہنا ہے کہ اپوزیشن کا کام ہے گورنمنٹ کے اوپر تنقید کرنا ہم بالکل سنتے ہیں ان کا کام ہی oppose کرنا ہے۔ لیکن اگر ہم ان کو کچھ کہیں کہ تھوڑا facts and figures کے ساتھ آپ آجائیں تو آپ بھی تھوڑا اپنے اندر برداشت پیدا کریں اور بات کو آرام سے سن لیں۔ Thank you very much.

جناب سپیکر، جناب لہراسپ حیات۔ لیڈر آف دی اپوزیشن۔

جناب لہراسپ حیات، پہلی تو میں بات بتادوں کہ objective جو ہوتا ہے اپوزیشن کا اس کا کامoppose کرنا as such نہیں ہوتا۔ اس کا کام ہوتا ہے scrutiny کرنا checks رکھنا اور criticism for the sake of criticism نہیں ہوتا۔ اس کا کام ہےscrutiny کرنا۔ اگر آپ اس کو صحیح parliamentary ethics کے مطابق اس کا کام یہ نہیں ہے کہ criticism for the sake of criticism اور oppose کرنا ہمارا نام رکھ دیا گیا ہے کہ اپوزیشن ہیں ہم۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے میں goodwill gesture دینا چاہتا ہوں کہ ہم criticism fot the sake of criticism, کیونکہ اب تو تیاری کے ساتھ ہم اتنی نہیں آئے لیکن جب ہم پورے arguments کو اگلی دفعہ build کر کے لائیں گے اگلے سیشن میں تو انشاء اللہ ' انشاء اللہ ہم criticism for the sake of criticism امید کرتا ہوں آپ بھی اس پر غور فرمائیں گے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔ اور میں صرف اور صرف جو scrutity ہوتی ہے اور جو checks رکھنا ہوتا ہے اس پر believe رکھتا ہوں۔ criticism for the sake of criticism کے لیے میں یہاں لیڈر آف دی اپوزیشن کے طور پر نہیں کھڑا ہوں۔ نہ میری پوری اپوزیشن ہے

وہ اس مقصد کے لیے یہاں آئی ہے ۔ Thanks.

Mr. Speaker: Now, I am giving floor to the PM.

رانا عمار فاروق(وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ) ، Thank you, جناب سپیکر!

جناب ایک اتنے positive note پر ماشااللہ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی end کیا ہے ۔ اور ہماری پارٹی کے جنرل سیکرٹری صاحب نے بھی وہی comments دیے ہیں ۔ تو یہ جو united ایک statement آئی ہے اس کو میں خراب نہیں کرنا چاہوں گا اس کو اسی پر چھوڑ دینا چاہیے اور یہ امید رکھنی چاہیے اور سب کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس پر مل کر کام کریں ۔ ساتھ ساتھ میں یہ بہت مخلص عاجزی کے ساتھ تجویز پیش کروں گا سٹینڈ نگ کمیٹی کو کہ جو Defence اور Foreign Affairs پر ہے کہ وہ external factors کو consider کرے اور جو Planning Affairs کی Standing Committee ہے وہ اس کے internal affairs کو consider کرے کہ کس طرح سے Water Resource Management کو پاکستان میں improve کیا جا سکتا ہے ۔ ٹھیک ہے سر بہت شکریہ ۔

Mr. Speaker: All those in favour of it may say AYES and all those against it may say nos. I think, the AYES have it, AYES have it, the AYES have it and consequently the Resolution is adopted.

Mr. Speaker: Now, I will request Mr. Hanan Ali Abbasi, Mr. Hanan Ali Abbasi.

جناب حنان علی عباسی ۔ Thank you, Mr. Speaker! میری قرارداد اردو کے نفاذ سے متعلق ہے جس کا متن کچھ یوں ہے۔ I, Hanan Ali Abbasi move the following Resolution:-

"The House is of the opinion that practical steps should be taken to promote Urdu language at national level as mentioned in Constitution of Pakistan and recommends to promote Urdu language through the use of modern technology"

جناب سپیکر! آج جو موضوع اس قرارداد میں زیر بحث ہے وہ ہماری قومی زبان اردو سے متعلقہ ہے۔ اور ہاں وہ اردو جسؐ کو آئین پاکستان نہ صرف قومی زبان مانتا ہے بلکہ اس کو دفتری زبان میں منتقل کرنے اور اس کے فروغ کے لیے اقدامات کا عہد بھی کیا گیا ہے۔ تو پاکستان کے آئین کے علاوہ پاکستان کے اکثریتی علاقوں میں یکساں طور پر بولی جاتی ہے اردو سمجھی جاتی ہے اور اس کی لکھنے والوں کی تعداد بھی ہے۔ لیکن یہ ایک قابل افسوس سچائی ہے کہ جمہوریت کے حقیقی روح کے مطابق ہم ڈیموکریسی کی بات کرتے ہیں لیکن جب اکثریت کی بات کی جائے اور اردو کے نفاذ کے حوالے سے جب بھی بات ہو تو ہمارے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں بھی ہمیں اردو بولتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی ہے یہ ایک قابل افسوس پہلو ہے ہماری قومی زبان سے ایک امتیازی سلوک کا۔ تو اس حوالے میں بات کرنا چاہوں گا مسٹر سپیکر! یقیناً آپ اس حقیقت سے آگاہ ہوں گے کہ رشیا' چائنہ اور ترقی میں ان کو اپنی جو language ہے جو قومی زبان ان کی ہے اس کو دفتری زبان میں منتقل کیا گیا ہے اور ذریعہ نصاب بھی وہی بنائی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ اس ترقی کے اسباب پر اگر نظر ڈالیں تو چائنہ جو ایک سال بعد ہم سے آزاد

ہوا تھا تو وہ آج ترقی کی معراج کو پہنچ چکا ہے اور اس نے technology کے میدان میں اور جو ایجادات کے حوالے سے ایک منفرد تاریخ رقم کی ہے۔ تو اس حوالے سے ہمارے پاکستان میں اردو کے حوالے سے بات کرنا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہم انگلش سے انکار کر رہے ہیں۔ ہمیں انگریزی کو سیکھنا چاہیے عالمی محاذ پر لڑنے کے لیے پاکستان کا مقدمہ پیش کرنے کے لیے۔ لیکن ہمیں اپنی قومی زبان پر اپنی روایات پر اپنی ان چیزوں کے لیے اس کی promotion کے لیے اور پاکستان کی اکثریت کو زبان دینے کے لیے اردو کو فروغ دینا چاہیے۔ میں اس حوالے سے جناب سپیکر! ایک خاص طور پر ذکر کرنا چاہ رہا ہوں ہماری Resolution میں بھی mention ہے کہ اس کے لیے طریقہ کار یہ وضع کرنا چاہیے کہ ہم جدید technology کا سہارا لیں۔ جو ایجادات دنیا میں ہو چکی ہیں اس کے سہارے ہم اردو کو دنیا میں لے کر آئیں۔ جس طرح ایک آج تک اردو کا proper کوئی search engine نہیں بن سکا۔ Google میں آپ جاتے ہیں تو آپ کو انگلش میں مل جاتی ہیں چیزیں۔ ہمارا ایوان یہ چاہتا ہے کہ ہم اردو کے حوالے نہ صرف ایک search engine develop کریں بلکہ اردو کی اپنی websites ہونی چاہیے۔ اردو کے حوالے سے جو عالمی سطح پر اردو کو promote کرنے کے لیے ہمیں technology کا سہارا لینا چاہیے۔ جناب سپیکر! یہ قوم ایٹم بم بنا سکتی ہے اور Google یا چھوٹے موٹے search engine بنانا یقیناً کوئی معنی نہیں رکھتا۔ تو اس حوالے سے میں اپنے پرائم منسٹر کے vision کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ آج تک ہمارا قومی تشخص اس لیے بیدار نہیں ہو سکا کہ ہم تقسیم کر دیے گئے نظریاتی طور پر۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ وہ خواب جسے سب نے مل کر دیکھا تھا آج اپنے اپنے قبیلوں میں بٹ کے دیتے ہیں۔ اگر کوئی اردو کی مخالفت کر رہا ہے تو وہ مخالفت کرے گا اگر کوئی

انگریزی کی حمایت کر رہا ہے تو وہ انگریزی کی حمایت کرے گا لیکن ہمیں جمہوری روح کے مطابق یہ دیکھنا ہو گا کہ اکثریت کس کے اُس میں ہے اور اکثریتی رائے جو ہے اس کا احترام کرتے ہوئے اردو کے حوالے سے عملی اقدامات کی ضرورت ہے ۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہو گا کہ سرحد گورنمنٹ نے بھی اردو نے نفاذ کی ایک کوشش تھی لیکن بدقسمتی سے جو Notification اضلاع کو تقسیم کیا گیا وہ بھی انگریزی میں تھا ۔ یہ ایک افسوناک حقیقت ہے ۔ اور اس حوالے سے جو ہمیں practical steps لینا چاہیئں اور میں اپنی ان گزارشات کے ساتھ ایوان کو دعوت بحث دیتا ہوں .Thank you very much

جناب سپیکر ، مسٹر وقاص نذر ٹوانہ صاحب ۔

جناب وقاص نذر ٹوانہ ، جناب سپیکر! پہلے تو بہت شکریہ مجھے موقع دینے کا ۔ عباسی صاحب already بات کر چکے ہیں اس چیز پہ کہ کیا background ہے یا وہ ہے ۔میں بات کو to the point رکھتے ہوئے اور concise بات کروں گا کہ کیا ایسے practical steps ہیں جو ہم لے سکتے ہیں اور focus میرا ہو گا modern technology پہ because وہ ہماری Resolution کا main, it is one of the main parts. تو جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ highlight کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں بہت سارے Institutions ایسے ہیں جو exist کرتے ہیں like "Federal Urdu University" ہے National University of Modern Languages ہے Virtual University ہے where باقی disciplines تو سارے پڑھائے جاتے ہیں ۔ باہر کی languagesبھی پڑھائی جاتی ہے مگر اردو کی promotion اس طریقے سے ان اداروں سے ہی جو اس کے نام سے یا اس کام کے لئے بنائے گئے ہیں نہیں کی جاتی کہinternational levelپہ ہم اس کو اس

تو یہ support کے ساتھ present کریں جو ہونی چاہیے تو میں سب سے پہلے
suggest کروں گا کہ یہ جو ہماری National University of Modern
Languages ہے یا Virtual University ہے جو کہ online اور distance
learning promote کرتے ہیں یا Federal Urdu University ہے ان کو
online Urdu کی جو teaching ہے اسکی جو باقی languages جسطرح یہ online
distance learning کے through کراتے ہیں تو اردو کو بھی ان کو باقی
countries میں بھی online available کرنا چاہیے تاکہ جو سیکھنا چاہیے وہ اس
کو سیکھ لے ۔ Similarly, سپیکر صاحب! اگر دیکھا جائے تو اردو سے انگلش میں
convert کرنے کے بہت سے softwares موجود ہیں کہ کوئی بھی چیز ہے اس
کو آپ اردو میں ٹائپ کیجئے اور انگلش میں convert کر دیجئے پورے کے پورے
page کو but for translation from English to Urdu. There is no
such software. تو جو ہمارا Software Export Board ہے یا جو بھی
relevant Ministry of IT کے Departments ہیں ان کو بھی چاہیے اور
private sector کو بھی ہم compel کریں گے کہ ایسے softwares develop
کیے جائیں جو انگلش کو اردو میں convert کریں اور اس کو اس طریقے سے
promote کیا جائے تاکہ جو کوئی کرنا چاہتا یا سیکھنا چاہتا ہے ۔ تو اس کو
immediately within minutes کر کے اور اس چیز کو وہ present کر سکے۔
Similarly, online libraries اور online جو learning ہے اس پہ آج کل
پوری دنیا میں بہت globally emphasis ہے ۔ تو ہزاروں کتابیں جو ہوتی ہیں
وہ پوری ایک library میں ایک click پہ available ہوتی ہیں ۔ لیکن آج تک
مجھے کم ازکم کوئی online Urdu library نہیں ملی ۔ جس کے لئے بھی ہماری

Ministry of IT اور جو بھی ہمارے private sector کے بھی لوگ ہیں ان کو کام کرنا چاہیئے کہ One more point, which I would like to raise is; There are existing softwares like Inpage and Urdu, اردو کے نام سے بھی ایک software ہے اور بے شمار ایسے softwares ہیں جن کی جو pirated copies ہیں وہ ہماری مارکیٹ میں available ہیں۔ But وہ limited period کے لئے 25, 30 days کے لئے چلتی ہیں. because they are unregistered. تو جو ہماری Ministry of IT ہے یا یہ جو Universities جن کا میں نے نام لیا ان کو اپنی websites پہ وہ ایک software اگر آپ originalخریدیں تو چھ سے سات ہزار روپیہ cost کرتا ہے اس کی one time cost ہے۔ ,Individuals شاید ہمارے ملک میں وہ نہ afford کرسکیں کہ جا جا کے وہ ایک software وہ خریدیں۔ تو یہ اپنی یونیورسٹی کی اور Ministry of IT کے اور گورنمنٹ آف پاکستان کی website پہ وہ software ایک دفعہ خرید کے ڈال دیں کہ کوئی بھی بندہ اس کو free of cost وہاں سے download کرے اور اس کو use کرے تاکہ اس میں اس کی بہت آسانی سے projection ہوگی and it will be available everywhere. Similarly, I will conclude by saying کہ بلکہ the two more points, کہ ایسے Emailing, جس طرح پہلے انہوں نے کہا عباسی صاحب نے کہ ایسے Emailing اور chatting softwares بھی develop کیے جائیں جدھر ہم لوگ جب ادھر ادھر ہوں تو ہم دور اپنے گھر والوں سے اردو میں بات کریں بجائے اس کے کہ ہم انگریزی میں اردو ٹائپ کرکے بات کررہے ہوں Last point, which I would like to make, may be, it does not have to do something with modern technology but ہمارے جو

Heads of States ہیں جب وہ باہر جاتے ہیں تو most of them speak,
even have been speaking, ہمارے منسٹرز بھی جا کے انگریزی میں بات
کرتے ہیں Whereas, اگر آپ دیکھیں کہ جو Arab World ہے even the
میں Western world countries like France and developed world
China ان کے Heads of States یہ نہیں ہے کہ ان کو انگریزی آتی نہیں ہے
وہ وہاں جا کے اپنی زبان میں بات کرتے ہیں جس کی interpretation کی جاتی
ہے اور وہ جتنے Heads of States باقی ہوتے ہیں وہ headphones یا جو
بھی ان کا interpretation کا سسٹم ہے اس کے through اس کو سنتے ہیں۔ تو
ہمارے Heads of States کو بھی چاہیے کہ جا کے جب باہر as Head of
States خطاب کرتے ہیں یا address کرتے ہیں تو they should go and
promote, take a lead role in promoting Urdu and speak in Urdu
اس میں کوئی ایسا عذر نہیں ہے کہ جی اس کو کوئی برا سمجھا جائے گا کیونکہ بہت
سے بڑے اور اچھے ملک جو ہیں دنیا کے وہ اپنی languages کو اسی طرح
promote کرتے ہیں Thank you very much.

جناب سپیکر ، جناب سید منظور شاہ صاحب۔

سید منظور شاہ ، شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے topic کی
طرف آتے ہوئے تھوڑا سا جو ہمارے ایوان کی تقدس کی پامالی ہوئی ہے آج اس
کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ آج مجھے اس بات پہ خوشی ہو
رہی ہے کہ جو چیز ہم نے کرنی تھی تقدس کی پامالی جو اکثر ہمارے تاریخ میں
دیکھا جاتا ہے اور relate کیا جاتا ہے کہ اپوزیشن کی طرف relate کیا جاتا ہے۔
آج میں اس بات پہ خوش ہوں کہ ہمارے جتنے بھی ممبران ہیں ' اپوزیشن لیڈر '

اپوزیشن اراکین جو ہیں انہوں نے کافی تحمل اور اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۔ ہماری جو ruling Party ہے ان کی طرف سے جو comments آئے ان کو برداشت بھی کیا اور یہ ایک مثال قائم کر دی ہمارے اپوزیشن لیڈر نے کہ ہمیں ایک ساتھ ہو کے چلنا چاہیے ۔ٹھیک ہے آپ کو بولنے کا حق ہے ہم یہ نہیں سمجھتے ' آپ ruling Party ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو کیچڑ آپ اچھال رہے ہیں ناں' جو کیچڑ ' جو آپ کے ذہن میں آتا ہے وہ اچھالا جائے ۔دوسری بات میں پرائم منسٹر صاحب سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ جب بھی وہ کھڑے ہو کے بات کرے تو پلیز آپ کو مخاطب ہو کے بات کرے نا کہ یہ ہمیں مخاطب ہو کے بات کرے مطلب کسی بھی اراکین کو مخاطب مطلب اس کو دیکھ کے بات نہ کرے سب سے پہلی بات اور دوسری بات میں اپنی اس پہ آتا ہوں ۔کہتے ہیں جو ابھی میرے دوست حنان علی عباسی نے پیش کی اردو کے بارے میں ۔ اردو کے بارے میں تو ماشاء اللہ سے کافی تفصیل انہوں نے بیان کر دی facts and figures بھی بیان کر دیئے اور solution کے لئے وقاص نذر توانہ صاحب نے کافی عمدہ گفتگو کی ۔میں صرف اس بات پہ آنا چاہوں گا تھوڑا سا تاریخ کے پہلو بھی دینا چاہوں گا ' تھوڑا سا اردو کے مطلب شاید کسی اراکین کو نہ پتہ ہو ان کے علم میں اضافہ بھی کروانا چاہوں گا کہ اردو کا جو اصل لفظ ہے وہ ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے لشکری زبان ۔یعنی کہ سب سے پہلے لشکری زبان سے مراد یہ جب اس وقت جب یہاں پہ مغل اعظم ۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

سید منظور شاہ ، جب مغل اعظم کا دور تھا تو یہاں پہ جب فوج بنائی گئی اور فوج میں مختلف طبقات کے لوگ تھے ' مختلف زبان کے لوگ تھے ۔ ان میں

سندھی بھی تھے ' بلوچی بھی تھے ' فارسی بھی تھے ' پٹھان بھی تھے ہر لحاظ کے
لوگ تھے تو ان زبان سے مل کر ایک زبان بنی جنہیں ہم نے اردو کا نام دے دیا
لشکری زبان ۔ تو سب سے پہلے یہ زبان ہی وحدت کی زبان ہے ' ایک ہی یک جا
ہونے کی زبان ہے اور ہمارے جو جس سے کہتے ہیں founder Quaid-e-Azam
Muhammad Ali Jinnah جن کا اصول ہے Unity, Discipline and Faith
تو اس کی سب سے بڑی کڑی مطلب ان کے ان کو rule کو بیان کرنے کی کہ
وحدت زبان ہے اردو ۔ تو اس کو promote کرنے کے لئے ہمیں بہت سے
initiatives لینے ہوں گے steps لینے ہوں اور دوسری بات یہ بتانا چاہتا ہوں
اردو کے بارے کہ اردو ان بڑی زبانوں میں سے ہے دنیا کی جو سب سے زیادہ بولی
جاتی ہے ۔ مگر بات یہ ہے کہ ہمارا المیہ کیا ہے ؟ ہمارا المیہ یہ ہے کہ جناب سپیکر !
میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے Youth Parliament کے Orders of
the Day بھی انگلش بھی شامل ہے ۔ تو سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ
ہم یہاں سے start کریں ۔ ہمیشہ جب تبدیلی آتی ہے تو انسان اپنے آپ سے
start کرتا ہے ۔ انسان اپنے آپ سے start کرتا ہے ۔ اپنے آپ میں جب تبدیلی
آئی گی تو انشاء اللہ تعالیٰ جب لوگ آپ کو دیکھیں تو لوگ آپ کو دیکھ کے تبدیل
ہوں گے ۔ تو سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں اس ایوان کے تمام اراکین کو ۔
آپ کے توسط سے ان کے سماعتوں تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ جناب سب
سے پہلے ہمارے Orders of the Day اردو میں ہونے چاہییں ۔ بہت سے لوگوں
کو ابھی اسی بات میں تھوڑی دیر پہلے یہ خلفشار پیدا ہوئی کہ کچھ لوگ تو
Resolution پیش کرتے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنے Resolution کا
جو متن ہے اس کو نہیں سمجھتے ہیں تو سب سے پہلے ۔ یہ ان کا کہنا ہے ۔ ہمارا نہیں ۔

مطلب آپ کے توسط سے یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ یہ ان کا کہنا ہے کہ ان کے
Resolution کا متن ہی نہیں پتہ ہوتا۔ تو سب سے پہلے اگر یہ اردو میں ہو گی تو
convenient ہو گی اور سب لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہو گی اور دوسری بات یہ کہ
وحدت کی زبان ہے اور ہمارا بھی ایک قومی تشخص ہونا چاہیے ۔ہماری بھی ایک '
جس طرح ہمارے وقاص نذر ٹوانہ صاحب نے بہت ہی عمدگی سے بات کی کہ جب
ہم باہر جاتے ہیں ۔ہمارے جتنے بھی وزراء ہیں یا جو شخص بھی ہے۔ ان کو چاہیے
کہ وہ اردو کو promote کریں اور ہمارے ایک interpreter ہونا چاہیے ۔ہم بھی
ایک تاریخ رکھتے ہیں ۔ہم بھی اسلاف رکھتے ہیں ۔ہماری بھی دنیا میں ایک مقام ہے
' ایک نظر ہے۔ اس نظر کو ہم نے دنیا کو بتانا چاہیے کہ ہم جو ہیں وہ قوم ہیں
جس کی تہذیب dominant کرتی ہے اگر ہم نے ترقی کرنی ہے اس ترقی کو
مطلب آگے لے کر جانا ہے تو سب سے پہلا stepیہ ہے کہ ہم لوگوں نے اپنے
تہذیب کے بارے میں تو بتائیں کہ ہمارا تہذیب کیا ہے۔ جب ہماری تہذیب ہی
نہیں ہو گی ہمارے تہذیب کے بارے میں لوگ پڑھیں گے نہیں تو کس طرح پتہ
چلے گا اس کے لئے اردو۔ دوسری انہوں نے search engine کے بارے میں
بات کی حنان علی عباسی نے اور وقاص نذر ٹوانہ صاحب اس میں 'میں ایوان کا ٹائم
ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ کیونکہ یہ ہم پر الزام لگایا گیا ہے جناب سپیکر ! کہ ہم ٹائم
ضائع کرتے ہیں اور technical points نہیں بتانا چاہتے ہیں وہ آپ کو بھی
بخوبی سمجھ میں آ گیا ہو گا اور ہمارے اراکین کو بھی بخوبی سمجھ میں آیا اور ان
کے اراکین کو کہ ٹائم کون ضائع کر رہا ہے کیونکہ ہم technical points پہ آنا
چاہتے ہیں ۔دوسری بات کہ کیا ہونے چاہیے مطلب solutions نظریے کو
promote کرنا چاہیے۔ ٹھیک ہے ناں ۔نظریہ کو promote کس طرح کرنا چاہیے

کہ اس کو اس لئے ہمارے میں جو وحدت جو آج کل ہمیں سب سے بڑی ہے بلوچستان میں بلوچوں کی crises چل رہے ہیں۔ سرحد میں پٹھانوں کے crises چل رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں سرائیکستان کے crises چل رہے ہیں۔ سندھ میں سندھی کے crises چل رہے ہیں۔ تو اس نظریے کو promote کرنے کے لئے سب سے پہلی بات ہمیں اردو کو ہمارے مطلب promote کرنا ہوگا۔ دوسری بات کہ ہمیں نصاب میں ' نصاب کی جو پالیسی ہے اس کو revise کرنا ہوگا اور اردو کی جتنی بھی اسلاف ہیں جو بڑے بڑے اسلاف گزرے ہیں تاریخ میں۔ ان کی تاریخ کو شامل کرنا چاہیے پالیسی میں۔ دوسری بات لائبریریات کی بات پہلی کر چکے ہیں تو میں نہیں کرنے والا اور ایک بات وقاص نذر ٹوانہ صاحب نے کہی کہ جب ہم بات کرتے ہیں گھر والوں سے تو ہم لوگ اردو میں بات کرتے ہیں لیکن انگلش الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ اردو میں پوری دنیا میں خصوصیت ہے as a زبان۔ کہ وہ ایک ایسی زبان ہے اسی لئے میں وحدت کی زبان میں اس کو کہا اور بہت سے لوگ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اردو اپنی اندر وہ صلاحیت رکھتی ہے کہ وہ اپنے اندر وہ تمام الفاظ کو جذب کر لیتی ہے جو دنیا کے تمام الفاظ میں الفاظ use ہوتے ہیں۔ وہ اردو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور ان کو بولا جاتا ہے۔ ایک بات یہ ہوگی اور دوسری ایک واقعہ سنانا چاہوں گا اور اسی پہ end کرنا چاہوں گا کہ China کے ایک وزیراعظم تھے تو بیٹھے ہوئے باہر اقوام متحدہ کے ایک اجلاس میں گئے تھے تو کافی ایک زبردست انہوں نے انگلش میں American President نے ایک لطیفہ سنایا تو جب لطیفہ سنایا حالانکہ چینی وزیر اعظم کو انگلش سمجھ میں آتی تھی اور وہ ایسا لطیفہ تھا کہ سب ہنس پڑے۔ سارے پیٹ پکڑ کے انگلیاں لے کے ہنس رہے تھے مگر وہ وزیراعظم صاحب ایسے بیٹھے ہوئے تھے جس سے انہیں کچھ

سمجھ میں ہی نہیں آیا۔ کوئی gesture بھی نہیں پیش کیا تو بعد میں انہوں نے اپنے interpreter کو کہا کہ جب سب لوگ چپ ہوگئے تو انہوں نے کہا کہ Interpreter Sahib ذرا بیان کیجئے کہ President Sahib نے کیا کہا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ لطیفہ سنایا۔ اس کے بعد سارا ایوان تو خاموش مگر چینی وزیر اعظم صاحب ہنس ہنس کے وہ ہو رہے تھے ۔انہوں نے یہ show کیا کہ ہم اپنے اقدار کو پہنانا چاہتے ہیں مطلب اپنے اقدار کی قدر کرتے ہیں ' اپنی زبانی کی قدر کرتے ہیں تو اس لئے اس ایوان کے تمام اراکین سے سب سے پہلے یہ درخواست ہے کہ Orders of the Day اردو میں ہونی چاہیے ۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر ، جناب ذوالقرنین حیدر صاحب ۔

جناب ذوالقرنین حیدر ، بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ شکریہ جناب سپیکر ! اردو زبان کی بات ہو رہی ہے سب نے سیر حاصل اس گفتگو کی اور بتایا کہ کیا کیا اقدامات اٹھائے جانے چاہییں عملی طور پر کہ جس طرح ہم اس کو قومی طور پر اور بین الاقوامی طور پر اردو زبان کو جو ہے وہ سامنے لاسکیں ۔ میں اس پہ زیادہ بات نہیں کروں گا صرف تھوڑا سا add کروں گا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اردو ہماری قومی زبان ہے national cohesion کا national integration کا ذریعہ ہے ۔تو اگر ہم as a قوم اس کو بھول جائیں گے تو ہم as a قوم survive نہیں کرسکیں گے ۔ یہ صرف اس لئے ہمیں اس کو adopt نہیں کرنا چاہیے کہ یہ اکثریت کی زبان ہے یا یہ ہماری قومی زبان ہے تو اس لئے کرلینا چاہیے ۔بلکہ یہ ہمارے survival کے لئے بھی بہت زیادہ ضروری ہے ۔ کیونکہ جو زبانیں ہوتی ہیں اس میں قوموں کے افکار ہوتے ہیں ' قوموں کے خیالات ہوتے ہیں ' قوموں کی تاریخ ہوتی ہے ۔ جب قومیں اپنی زبانیں بھولتی ہیں تو ان میں لکھا ہوا ادب بھول جاتی ہیں ۔ان میں

لکھی ہوئی تاریخ بھول جاتی ہیں ۔ان میں لکھی ہوئی اپنے اسلاف کے واقعات بھول جاتی ہیں اور جب وہ یہ سب کچھ بھول جاتی ہیں تو وہ اپنے ماضی سے الگ ہوجاتی ہیں اور وہ پھر ہوا میں معلق رہ جاتی ہیں اور آخر الامر وہ قومیں تباہ ہو جاتی ہیں تو صرف میں یہی کہنا چاہوں گا کہ انگریزی زبان بولیں کیونکہ انگریزی ایک international medium ہے۔جہاں پہلے Chinese کو بھی support کیا جاتا تھا ۔وہاں اب بھی China میں بھی انگلش کو support کیا جارہا ہے وہاں اسکولز کھولے جارہے ہیں تو انگلش کو بھی ہم جو ہیں وہ آگے لے کے آئیں گے لیکن ساتھ ساتھ قومی زبان کا بھی کیونکہ وہ ہمارا تشخص ہے 'ہماری عزت ہے' ہمارا احترام ہے اس کو بھی ہمیں promote کرنا چاہیے ۔اتنا ہی کہنا چاہوں گا ۔شکریہ۔

جناب سپیکر ، جناب بلال جامی صاحب ۔

جناب بلال جامی ، بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ شکریہ جناب سپیکر! موضوع سے پہلے ایک توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔جناب سپیکر! میں یہ بات جانتا ہوں کہ آپ یکسانیت کے قائل ہیں ۔ تمام لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں ۔ مگر براہ کرم قدرتی معاملات میں دخل نہ دیں ۔ اور جو زنانہ اراکین ہیں ان کو جناب نہ پکاریں ۔

جناب سپیکر ، جناب کے بعد صاحبہ کا لفظ بھی استعمال کرتا ہوں غور فرمائیے گا ذرا ۔ اور جنابہ اور صاحبہ ساتھ نہیں ہوتے اردو دان ۔

جناب بلال جامی ، چلیں ۔ اس سے آپ نہ ان کو وہاں رکھتے ہیں نہ وہاں رکھتے ہیں ۔موضوع کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر بہت شکریہ ۔ اردو ہماری قومی زبان ہے اردو کو قائداعظم نے قومی زبان قرار دیا تھا پاکستان بننے کے بعد 1948 کے آئین میں ۔1973ء کے آئین جناب سپیکر! یہ شق درج ہے کہ دس سال کے

عرصے کے اندر اندر اردو کو بطور دفتری اور قومی زبان پورے ملک میں رائج کیا
جائے گا جس پر تاحال جو ہے وہ عمل در آمد نہیں ہو سکا۔ جناب سپیکر ! اس پہ میں
میں اقوام متحدہ کے Charter کا بھی حوالہ دینا چاہوں گا کہ جس میں یہ بات درج
ہے کہ بچوں کو پرائمری تعلیم اپنی مادری زبان میں دیں کیونکہ وہ اس درمیان
مشاہدات کر رہے ہوتے ہیں ، تجربات کر رہے ہوتے ہیں ، اپنی سماعت کا استعمال
کر رہے ہوتے ہیں جن کے ذریعے سے وہ اپنے گردونواح کی --------

Followed by 4A08